© rasailojaraid.com

چلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس قوم کے اندر باغی پیدا ہو جاتے ہیں۔ محب وطن اپنے ہی وطن کے راز بیچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اپنے وطن سے ظلم کا خاتمہ کیا جائے۔ انصاف کا بول بالا کیا جائے۔ اپنے ہم وطنوں کو ان کی دہلیز پر انصاف بغیر عدالتی فیس کے مہیا کیا جائے۔ تو پھر دیکھیں کس طرح آپ کے ملک کے شہری محب وطن بنتے ہیں۔ کس طرح آپ کے وطن سے باغیوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو انصاف دینے والے ہیں انصاف کی دھجیاں بکھیرنا شروع کر دیں، عدل و انصاف کی بجائے رشوت لے کر ان کی مرضی کے فیصلے کرنا شروع کر دیں۔ جج حضرات حکمرانوں کی منشاء کے مطابق فیصلے صادر فرمائیں تو پھر بتلایئے کس طرح وہ ملک استحکام حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ کسی بھی ملک کے داخلی استحکام کے لئے وہاں کے سیاست دان، وہاں کے علماء کرام اپنا صحیح کردار ادا کریں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے ہم وطنوں کو ان کی دہلیز پر منصفانہ فیصلہ سنانے کے لئے جج حضرات اپنے فرائض ادا کریں۔ تاجر حضرات اور مالیاتی ادارے، اسلامی نظام معیشت اور اصول تجارت اپنی اساس بنائیں تو ملک معاشی طور پر مستحکم ہو گا، بے روزگاری کا خاتمہ ہو گا، رب کائنات کا فرمان ہے:

ولو انهم اقاموا التوراة والانجيل وما انزل اليهم من ربهم لاكلوا من فوقهم و من تحت ارجلهم۔ (المائدہ آیت نمبر 66)

اسلامی نظام معیشت کو ٹھکرا کر آپ ہزار ہا خوشنما سودی سکیمیں جاری کر لیں۔ راتوں رات کروڑ پتی بننے کا جھانسا دیں یہ سب کچھ معیشت کی بربادی کا سبب تو بن سکتا ہے بے روزگاری کا تحفہ تو دے سکتا ہے، تجارت کا خاتمہ کر سکتا ہے، لیکن قوم کو معاشی استحکام نہیں دے سکتا۔ اسی طرح نظام تعلیم سے منسلک افراد اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کریں تو پھر وطن عزیز کو مستحکم کر سکیں گے۔ اگر دفاعی لحاظ سے اپنے وطن کو مستحکم کر لیں تو اس کی مثال وہی ہے جو میں نے پہلے عرض کی ہے کہ ہم ایک مریض جسم کا علاج نہیں کرتے اس کی بیماری کو دور کرنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے لیکن اس جسم کے دفاع میں باڈی گارڈ اسلحہ دے کر کھڑے کر دیتے ہیں۔ فوج کا تعاون حاصل کر لیتے ہیں مگر اس کے بگڑے ہوئے داخلی نظام کو درست کرنے اور نظام انہضام کی اصلاح کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے تو پھر جتنے مرضی باڈی گارڈ لے آیئے، جتنا مرضی مضبوط دفاع حاصل کر لیجئے آپ اس مریض جسم کو موت کے منہ سے نہیں بچا سکتے۔

وما علينا الا البلاغ

تبصرہ کتب

نام ---------- سہ ماہی "المیزان"
مدیر ---------- محمد امین شہیدی
مقام اشاعت ---------- 1-10/2-944 اسلام آباد

تمام تعریف اس معبود بر حق کیلئے جس کی حکمت کے تابع اس کی مخلوق اپنے اپنے کام میں مگن ہے۔ کوئی نت نئے کاروبار کے لئے سرتھامے بیٹھا ہے تو کسی کو نئے انداز سے خدمت دین کی فکر دامن گیر ہے۔

قرآن کریم "اسم وحدہ" کی اس جہان فانی میں لازوال کرم نوازی کی حیثیت رکھتا ہے۔ جیسے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور خصوصا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محنت اور توجہ نے امت کے اجتماع کا نشان بنا دیا گیا۔

زیر نظر سہ ماہی مجلہ "المیزان" اسلام آباد سے شائع ہونے والے علمی رسائل میں ایک "جدید" اضافہ ہے رسالہ اپنے موضوع کے اعتبار سے واقعی انفرادیت کا حامل ہے کہ صرف "قرآن حکیم" کے متعلقات پر حاوی ہے۔ قرآن سے علوم و فنون اگرچہ پہلے بھی مختلف رسائل کی زینت بنتے رہتے ہیں بلکہ خصوصی کاوشیں بھی اس خزینہ رحمت سے پردہ کشائی اسکی طرف رہنمائی میں مگن نظر آتی ہیں تاہم "المیزان" کا اپنا طرہ امتیاز ہے مجلس ادارت کہنہ مشق اساتذہ اہل فن پر مشتمل ہے قحط الرجال کے دور میں ایسی کہکشاں کا اجتماع کا ممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے رسالہ اپنے اس وصف کو قائم رکھتے ہوئے منزل کی جستجو کا طالب رہا تو بعید نہیں کہ یہ اخوت دشوار گھاٹی کیسے چراغ صبح ثابت ہو جس کا حصول بعید سے بعید اور ناممکنات سے شمار ہونے لگا۔

مضامین بعض مقامات پر "اخوت کا دامن" تار تار کرنے والے "بین اسطور" خیالات کے غماز ہیں جبکہ یہ آسان کام بہت

بقیہ صفحہ نمبر 17 پر

© rasailojaraid.com